دوران نماز موبائل بج رہا ہو، تو بند کرنے کے لیے نماز توڑنے کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-470

تاریخ اجراء: 03 محرم الحرام 6144ھ / 10 جولائی 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر با جماعت نماز کے دوران کسی نمازی کا موبائل بجنے لگے، جس سے مقتدیوں اور امام کی نماز میں خلل آرہا ہو، اور موبائل کو عمل کثیر کے بغیر بند کرنا بھی ممکن نہ ہو، تو اب ایسی صورت میں کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جماعت سے نماز کے دوران جب موبائل کے بجنے کی وجہ سے کافی شور ہو رہا ہو کہ جس کی وجہ سے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہو رہا ہو، اور موبائل کو بغیر عمل کثیر کے بند کرنا بھی ممکن نہ ہو، تو اپنی اور دوسروں کی نماز کو خلل سے بچانے کی ضرورت کی وجہ سے نماز توڑنے کی اجازت ہے، لہذا ایسی صورت میں نماز توڑ کر موبائل بند کرے، اور پھر نئے سرے سے نماز شروع کرے۔

رد المحتار علی الدر المختار میں ہے: "أن القطع يكون حراما ومباحا ومستحبا وواجبا، فالحرام لغير عذر والمباح إذا خاف فوت مال، والمستحب القطع للإكمال، والواجب لإحياء نفس" ترجمہ: نماز توڑنا کبھی حرام، کبھی جائز، کبھی مستحب اور کبھی واجب ہوتا ہے، اگر بغیر کسی عذر کے ہو تو حرام ہے، اور اگر مال کے فوت ہونے کے خوف سے ہو، تو جائز اور نماز کو کامل کرنے کے لیے توڑنا مستحب اور کسی کی جان بچانے کے لیے واجب ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، جلد 2، صفحہ 610، دار المعرفۃ، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "ان قطع الصلاۃ لا یجوز الا لضرورۃ" ترجمہ: بیشک نماز کو توڑنا، جائز نہیں، مگر ضرورت کی وجہ سے۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد 1، باب فیما یفسد الصلاۃ ویکرہ فیھا، صفحہ 121، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net